ایام حیض میں بے قاعدگی کا حکم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم بھائی اگر عورت کی ماہواری میں بے قاعدگی ہو یعنی حیض شروع ہوجائے ہفتہ سے کچھ دن کم کے بعد رک جائے اور اسی طرح پھر ہفتہ دس دن رکے رہنے کے بعد دوبارہ 2-4 دن کےلیے شروع ہوجائے تو قرآن وحدیث کے حوالے سے اسکا کیا حکم ہے۔ ؟ استحاضہ سے کیا مراد ہے، حیض اور استحاضہ میں فرق کس طرح کیا جائے گا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استحاضہ 'ایک قسم کی بیماری ہے۔ استحاضہ میں عورت کو ایام حیض کے علاوہ بھی خون آتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب قرآن مجید نے حیض کو ناپاکی قرار دیا ہے تو یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ چونکہ استحاضہ میں بھی عورتوں کو خون آتا' ہے، اس وجہ سے اس کا حکم بھی شاید وہی ہوگا جو حیض کا ہے، یعنی ایک مستحاضہ کےلیے بھی وہ سب کچھ ممنوع ہوگا جس سے حائضہ کو روکا گیا ہے۔ اگرچہ مستحاضہ حائضہ کے حکم میں نہیں ہوتی، مگر چونکہ اسے بے وقت خون آتا رہتا ہے، اس وجہ سے اس کا وضو قائم نہیں رہ سکتا، تو کیا اس کو عبادات ترک کردینی چاہییں؟ اس سلسلے میں صحیح موقف یہی ہے کہ وہ استحاضہ کے ایام میں ہر نماز کے لءے وضو کرکے اپنی تمام نمازیں ادا کرے گی، روزے بھی رکھے گی اور دیگر تمام امور انجام دے گی۔ اس رخصت کی اساس قرآن مجید ہی میں موجود ہے۔ قرآن مجید کے سارے احکام، خواہ وہ معاملات سے متعلق ہوں یا عبادات سے، خود قرآن ہی کی رو سے ایک استثنا کے ساتھ مشروط ہیں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ''لَاتُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّاوُسْعَهَا'' (البقرہ ۲:۲۳۳) ''کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی چیز کا مکلف نہیں ٹھہرایا جاتا۔ ''اسی طرح وضو، غسل اور تیمم کے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''مَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیَجعَلَ عَلَیکُم مِّن حَرَجٍ وَلٰکِن یُرِیدُ لِیُطَهِّرَکُم وَلِیُتِمَّ نِعمَتَهُ عَلَیکُم لَعَلَّکُم تَشکُرُونَ'' (المائدہ ۵:۶) ''اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تمھارے لیے کوئی تنگی پیدا کرے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم اس کے شکر گزار ہو۔ ''چنانچہ اس اصول پر مستحاضہ عورت، سلسل البول کے مریض اور ایسے شخص جس کی ہوا خارج ہوتی رہتی ہو، کی مانند ہے، جسے ہر نماز سے پہلے وضو کرلینا چاہیے۔ اس کے بعد اگر نماز کے دوران میں اس کو اپنی علت کے مطابق سبیلین سے کوئی چیز خارج ہوتی محسوس ہو تو اس کو وضو اور نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بخاری کی روایت ہے: ''عن عائشة قالت: إعتکفت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم إمرأة من أزواجه فکانت تری الدم والصفرة، والطست تحتها وهی تصلی'' (رقم ۲۹۹) ''حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھیں۔ انھیں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا۔ چنانچہ نماز پڑھتے ہوئے وہ اپنے نیچے ایک برتن رکھ لیا کرتی تھیں۔ ''اس قسم کی بیماری میں یہ رخصت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے: ''عن عائشة قالت: جاءت فاطمة بنت أبی حبیش إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: إنی إمرأة أستحاض فلا أطهر أفأدع الصلوة؟ فقال لها: لا، إجتنبی الصلوة أیام محیضک ثم اغتسلی وتوضئی لکل صلوة ثم صلی وإن قطر الدم علی الحصیر'' (نیل الاوطار ۱/۳۲۳) ''حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انھیں بتایا کہ مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں رہتی، کیا اس وجہ سے مجھے نماز چھوڑ دینی چاہیے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، پھر غسل کرکے ہر نماز سے پہلے وضو کرلو اور پوری نمازیں پڑھو، خواہ چٹائی (یعنی جاے نماز) پر خون ہی کیوں نہ ٹپکتا رہے۔ ''مستحاضہ کےلیے حیض کی تعیین شریعت نے جن کاموں سے حائضہ کو الگ رہنے کا حکم دیا ہے، ظاہر ہے کہ وہ سب ایک مستحاضہ پر بھی اس کے ایام حیض میں ممنوع ہیں۔ ہم پہلے یہ بیان کرچکے ہیں کہ استحاضہ میں عورت کو وقت بے وقت خون آتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک مستحاضہ اپنے ایام حیض کی تعیین کس طرح کرے گی؟ عام طور پر ایک مستحاضہ خون کی رنگت اور کثافت کے ذریعے سے حیض اور استحاضہ میں فرق کرسکتی ہے۔ حیض کا خون زیادہ گہرے رنگ کا اور گاڑھا ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون زردی مائل اور پتلا ہوتا ہے۔ چنانچہ مستحاضہ کو چاہیے کہ وہ خون کی رنگت کے لحاظ سے حیض اور استحاضہ میں فرق کرکے حیض کے دنوں میں اس سے متعلق شریعت کے احکام کی پابندی کرے۔ اس کے بعد جب خون کی رنگت اور کثافت میں کمی ہوجائے تو اسے چاہیے کہ غسل کرکے پاک ہوجائے۔ یہی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ کی روایت ہے: ''عن فاطمة بنت أبی حبیش أنها کانت تستحاض فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إذا کان دم الحیضة فإنه أسود یعرف، فإذا کان ذلک فأمسکی عن الصلوة، وإذا کان الآخر فتوضئی وصلی فإنما هو عرق'' (ابوداؤد، رقم ۲۴۷) ''فاطمہ بنت ابی حبیش (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مستحاضہ ہونے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: حیض کا خون تو سیاہی مائل ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے، ایسا ہو تو نماز چھوڑ دو، پھر جب اس کی رنگت بدل جائے تو وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو۔ یہ حیض نہیں، یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے (جو بہ نکلتی ہے)۔ ''مگر یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ عورتوں کےلیے خون کی رنگت کے لحاظ سے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنا مشکل ہوجائے، ایسی عورتوں کو چاہیے کہ استحاضہ کی بیماری ہونے سے پہلے، انھیں مہینے کے جن دنوں میں حیض آتا تھا، انھی مخصوص دنوں کو وہ آیندہ کےلیے بھی اپنے حیض کے دن شمار کرلیں اور ان دنوں میں ان تمام احکام کی پابندی کریں جو شریعت نے حائضہ پر عائد کیے ہیں۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ امام مالک کی موطا میں روایت ہے: ''عن أم سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن امرأة کانت تهراق الدماء فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لها أم سلمة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: لتنظر إلی عدد اللیالی والأیام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل أن یصیبها الذی أصابها، فلتترک الصلوة قدر ذلک من الشهر فإذا خلفت ذلک فلتغتسل، ثم لتستثفر بثوب، ثم لتصلی'' (رقم ۱۲۳) ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بہت خون آتا تھا۔ حضرت ام سلمہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ غور کرے کہ اس طرح (یعنی استحاضہ) ہونے سے پہلے، ہر ماہ کتنے دن اسے حیض آتا تھا۔ پھر وہ ہر مہینے کے اتنے ہی دن (حیض شمار کرکے) نماز سے الگ رہے۔ پھر جب وہ دن گزر جائیں تو غسل حیض کرلے اور کوئی کپڑا باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔ ''ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ